جلد ۲۶ | مورخہ ۱۹ ذوالحجہ ۱۳۵۶ھ | یوم یکشنبہ | مطابق ۲۰ فروری ۱۹۳۸ء | نمبر ۴۲

اذان پر پابندی اور حکومتِ پنجاب

کانگرسی صوبوں میں سے بہار۔ اور یو۔پی میں تو تشدد کے مجرم اور سنگین قسم کے جرائم کا ارتکاب کرنے والے چند قیدیوں کی رہائی بھی اس قدر اہم معاملہ بن گئی۔ کہ وزراء نے اپنے اعلیٰ مناصب سے استعفے دے دیئے۔ اور حکومت کے مدمقابل بن کر کھڑے ہوگئے۔ لیکن پنجاب کے مختلف مقامات میں بہت سے ایسے بدقسمت مسلمان موجود ہیں۔ جو بغیر کسی جرم اور قصور کے اور بالکل بے گناہ ہوتے ہوئے آج بھی جبکہ قتل و غارت اور ڈاکہ زنی کے مجرموں کی رہائی ضروری سمجھی جارہی ہے۔ ایسی بے جا پابندیوں میں جکڑے ہوئے ہیں۔ کہ اپنے مذہبی فرائض بھی ادا نہیں کرسکتے۔ اور ان کا کوئی پرسانِ حال نہیں۔ چاہیئے تو یہ تھا۔ کہ حکومتِ پنجاب ایسے مظلوم اور ستم رسیدہ مسلمانوں کی دادرسی کرتی۔ اور ان کو جبر و تشدد کے اس بارِ گراں سے نجات دلانے کی کوئی صورت پیدا کرتی جس نے ان کی جائز آزادی چھین رکھی۔ اور انسانیت کے ابتدائی حقوق سے محروم کردیا ہے مگر اس نے مکمل خاموشی اختیار کر رکھی ہے حتےٰ کہ اس بارے میں تاحال مسلمان اخبارات کی چیخ و پکار بھی کوئی اثر پیدا نہیں کرسکی اور بالآخر جب ایک قصبہ راجہ جنگ۔ ضلع لاہور کے مسلمانوں کی اسی نوعیت کی مظلومیت کے متعلق پنجاب اسمبلی کے ایک حال کے اجلاس میں ایک ممبر نے حکومت سے دریافت کیا۔ کہ اس قصبہ میں باوجود اس کے کہ مسلمانوں کی بہت بڑی آبادی ہے۔ کیوں انہیں اذان دینے کی آزادی نہیں دی جاتی۔ تو یہ جواب دیا گیا کہ آج سے پندرہ سال پہلے اس قصبہ میں ایک فرقہ وار فساد ہوا تھا۔ جس کے بعد سکھوں اور مسلمانوں نے آپس میں سمجھوتہ کر لیا تھا۔ اس میں مسلمانوں نے اقرار کیا تھا۔ کہ قصبہ کی نو مسجدوں میں سے آٹھ میں اذان برسرِ عام نہ کہی جائیگی اور اگر کہی جائے گی۔ تو بہت ہی آہستہ اور پست آواز میں۔ جس کو مسجد کے باہر کوئی سُن نہ سکے۔ صرف ایک مسجد کے پڑوس میں رہنے والے سکھ مالکِ اراضی نے اذان پر کوئی اعتراض نہ کیا۔ اور مسلمانوں کو وہاں آزادی سے اذان دینے کی اجازت دے دی۔ ان حالات میں حکومت کوئی کارروائی کرنا مناسب نہیں سمجھتی ہے۔

اگر ان حالات کو قطعاً نظرانداز بھی کردیا جائے۔ جن میں سے قصبہ راجہ جنگ کے مسلمان ایک لمبے عرصہ سے گزر رہے ہیں۔ اور سکھ ان کی عزت و آبرو۔ اور ان کے مذہب کو بازیچہ اطفال بنائے ہوئے ہیں۔ صرف حکومتِ پنجاب کا تازہ بیان پیشِ نظر رکھا جائے۔ تو اسی سے معلوم ہوسکتا ہے۔ کہ اس قصبہ کے مسلمان نہایت مجبوری کی حالت میں پڑے ہیں۔ فرقہ وار فساد کے بعد جس میں لازمی طور پر مسلمانوں کو ہی نقصان پہونچا۔ جو سمجھوتہ ہوا۔ اس کے متعلق معمولی عقل و سمجھ کا انسان بھی خیال کرسکتا ہے۔ کہ وُہ رضامندی کا سمجھوتہ نہیں کہلا سکتا۔ بلکہ حکام کی کمزوری اور راجہ جنگ کے مسلمانوں کی مجبوری کا ہی نتیجہ ہوسکتا ہے۔ یہ کیونکر ممکن ہے کہ جس قصبہ کے مسلمانوں نے ایک نہ دو اکٹھی نو مسجدیں بنائیں۔ وُہ برضا و رغبت یہ عہد کرلیں۔ کہ ان میں اذان نہ دیں گے۔ پھر ایک مسجد میں اذان دینے کی آزادی کا اس وجہ سے حاصل ہونا کہ سکھ مالک اراضی نے اس کی اجازت دے دی۔ اس سے بھی یہی ثابت ہوتا ہے کہ مسلمانوں سے اذان نہ دینے کا اقرار سکھوں کے جبر و تشدد نے کرایا۔ نہ کہ انہوں نے اپنی مرضی او دنشار سے کیا۔ اگر اس قسم کا جبری معاہدہ جس میں ایک قوم کے وُہ حقوق غصب کئے گئے ہوں۔ جو قانون نے اسے دے رکھے ہیں۔ عدل و انصاف کی نگاہ میں کوئی وقعت رکھتا ہے۔ تو ہم حکومتِ پنجاب کا یہ جواب معقول قرار دے سکتے ہیں۔ کہ ان حالات میں حکومت کوئی کارروائی کرنا مناسب نہیں سمجھتی۔ لیکن اگر اس قسم کا اقرار سراسر ظلم و ستم کی نہایت ناخوشگوار یادگار ہے اور اس بات کا کھلا ہوا ثبوت کہ مسلمانوں کو جبر و تشدد کے ذریعہ اپنے مذہبی فریضہ کی ادائیگی سے باز رکھا جارہا ہے۔ تو پھر کیا وجہ ہے۔ کہ حکومت اس بارے میں کوئی کارروائی کرنا مناسب نہیں سمجھتی۔ اگر کوئی شخص کسی سے چند پیسے بھی چھین لے۔ تو حکومت اس کو ڈاکو قرار دے کر اس کے خلاف کارروائی کرنا ضروری سمجھتی ہے۔ خواہ ڈاکو کو دیکھتے ہی اپنی جان بچانے کی خاطر خود ہی اس شخص کے پاس جو کچھ تھا۔ اس نے دے دیا ہو۔ لیکن ایک بڑے قصبہ کی بہت بڑی آبادی سے جبراً اس کا ایک اہم مذہبی حق سکھوں نے چھین رکھا ہے اور حکومت یہ سب کچھ اچھی طرح جانتی ہے لیکن کچھ کرنا مناسب نہیں سمجھتی ؞

راجہ جنگ کے مسلمانوں کا واقعہ تو ایک مثال ہے۔ اس قسم کی بیسیوں مثالیں اور موجود ہیں۔ لیکن جب حکومت کچھ کرنے کے لئے تیار نہیں۔ تو کس طرح ممکن ہے۔ کہ مسلمان اس طرح ظلم

یوم مسجد شہید گنج کے سلسلہ میں

جماعت احمدیہ قادیان کا جلسہ

قادیان ۱۸ فروری۔ آل انڈیا مسلم لیگ کے اس اعلان کے مطابق کہ ۱۸ فروری کو تمام ہندوستان میں یوم مسجد شہید گنج منایا جائے۔ آج بعد نماز جمعہ حضرت مولوی سید محمد سرور شاہ صاحب افسر مساجد مقامی کے زیر صدارت مسجد اقصےٰ میں مقامی احمدیوں کا ایک جلسہ منعقد ہوا۔ تلاوت قرآن کریم کے بعد الحاج مولانا عبدالرحیم صاحب نیر نے تقریر کی۔ جس میں فرمایا۔ اسلام نے یہ بات حکومت کے فرائض میں داخل کی ہے۔ کہ وہ تمام مذاہب کے لوگوں کے معابد کی حفاظت کرے۔ حکومت برطانیہ نے ہندوستان میں بلاشبہ شروع شروع میں معابد کا احترام کیا تھا۔ مگر افسوس ہے۔ کہ وہ رفتہ رفتہ ان روایات کو ترک کر رہی ہے۔ مسجد شہید گنج کا افسوسناک انہدام حکومت کے اسی طرز عمل کی ایک اندوہناک مثال ہے۔ اور مسلمان ہونے کی حیثیت سے ہمیں مسجد شہید گنج کی اس بے حرمتی پر سخت رنج ہے۔ تقریر کے بعد آپ نے حسب ذیل ریزولیوشن پیش کیا۔ جو باتفاق آرا منظور کیا گیا۔

احمدیہ پبلک قادیان کا یہ اجلاس عام مسجد شہید گنج کے متعلق ہائی کورٹ کے تازہ فیصلہ کو تمام مساجد کی حرمت اور تقدیس کے لئے بہت بڑا خطرہ خیال کرتا ہے۔ چنانچہ مسلمانوں میں اس سے بہت بڑا ہیجان پیدا ہو گیا ہے۔ اس لئے یہ جلسہ آل انڈیا مسلم لیگ سے اس امر کی استدعا کرتا ہے۔ کہ لیگ کا ایک خاص اجلاس جلد سے جلد منعقد کر کے مسجد شہید گنج کی واگذاری کا ایک متحدہ لائحہ عمل تجویز کرے۔

مولوی عبدالاحد صاحب مولوی فاضل نے حسب ذیل ریزولیوشن پیش کیا جو بالاتفاق پاس کیا گیا۔

یہ جلسہ تجویز کرتا ہے کہ اس ریزولیوشن کی نقول سکرٹری آل انڈیا مسلم لیگ دہلی اور پریس کو بھجوائی جائیں ؛

کوئی بقایادار جماعت کا عہدہ دار یا نمایندہ نہیں ہو سکتا

حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالےٰ نے مجلس مشاورت منعقدہ اکتوبر ۱۹۳۶ء میں فیصلہ فرمایا تھا۔ کہ جن جماعتوں کے ایسے افراد جن پر چندہ عائد ہو سکتا ہو۔ اکیس یا اس سے زیادہ ہوں۔ وہاں صرف ایسے دوستوں کو کارکن مقرر کیا جائے۔ جو باشرح اور باقاعدہ چندہ دینے والے ہوں۔ اور جن کے ذمہ کوئی بقایا نہ ہو۔

اس فیصلہ کی روشنی میں جماعتوں کو چاہیئے۔ کہ وہ اپنے مقامی عہدہ داروں کی چھان بین کریں۔ اور جو دوست ان شرائط کو پورا نہ کر رہے ہوں۔ ان سے یا تو شرائط بالا کو پورا کروائیں۔ یا پھر ان کی جگہ ایسے احباب کو منتخب کیا جائے۔ جو معیار مقررہ پر پورے اترتے ہوں ؛

شہری جماعتوں کا بقایادار وہ شخص سمجھا جائے گا۔ جس کے ذمہ تین ماہ سے زائد چندہ واجب الادا ہو۔ اور دیہاتی جماعتوں کا بقایادار جس کے ذمہ ایک سال سے زائد کا چندہ واجب الادا ہو۔ بجز اس کے کہ اس نے بقایا کے متعلق نظارت بیت المال سے تحریری معافی یا مہلت حاصل کر لی ہو۔

ناظر بیت المال قادیان

خدا کے فضل سے جماعت احمدیہ کی روزافزوں ترقی

۱۵ فروری ۱۹۳۸ء تک بیعت کرنیوالوں کے نام

ہندوستان کے مندرجہ ذیل اصحاب بذریعہ خطوط حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ بنصرہ العزیز کے ہاتھ پر بیعت کر کے داخلِ احمدیت ہوئے ؛

نمبر	نام	نمبر	نام
۱۵۳	عبدالسبحان صاحب ضلع ریاسی	۱۵۸	مسماۃ نوربی بی صاحبہ ضلع سیالکوٹ
۱۵۴	مسماۃ رحمت بی بی صاحبہ ضلع منٹگمری	۱۵۹	" ہاجرہ بی بی صاحبہ "
۱۵۵	چودہری عبدالعزیز صاحب " سیالکوٹ	۱۶۰	محمد عبدالغفور صاحب ضلع لائلپور
۱۵۶	غلام محمد صاحب " "	۱۶۱	شیخ عبدالرحمٰن صاحب " فیروزپور
۱۵۷	نور محمد صاحب " "	۱۶۲	اخلاق حسین صاحب " آگرہ

دورِ اوّل کے وعدے جلد پورے کئے جائیں

سیدنا حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالےٰ کے حضور جن جماعتوں یا افراد نے تحریکِ جدید سال اول۔ دوم۔ سوم کے وعدے پیش کئے۔ مگر اب تک ان کا ایفا نہیں کیا۔ ان کو یاد رکھنا چاہیئے۔ کہ وعدہ خلافی ایک خطرناک گناہ ہے۔ اس لئے جن دوستوں نے نہ رقم ادا کی۔ اور نہ معافی لی۔ اور نہ مزید مہلت حاصل کی۔ ان کے لئے ضروری ہے۔ کہ یا تو وہ اپنا وعدہ ایفا کر دیں۔ یا معافی یا مزید مہلت لے لیں معافی کے لئے احباب کو حضور کا یہ ارشاد یاد رکھنا چاہیئے۔

"بعض لوگ نہ رقم ادا کرتے ہیں۔ اور نہ معافی لیتے ہیں۔ وہ سمجھتے ہیں کہ اگر انہوں نے معافی کی درخواست کی۔ تو میں تحقیقات کراؤں گا۔ کہ آیا وہ قابل معافی ہیں یا نہیں۔ میں اس قسم کے شکوک کے ازالہ کے لئے کہہ دینا چاہتا ہوں کہ جب بھی کسی دوست کی طرف سے معافی کی درخواست آتی ہے۔ فوراً اس کا نام رجسٹر سے کٹوا دیا جاتا ہے۔ اور کوئی تحقیقات نہیں کی جاتی"۔

غرض دوست گزشتہ سالوں کے وعدوں کی رقوم یا تو ادا کر دیں۔ یا معاف کرا لیں۔ یا پھر ان کی ادائگی کے لئے مہلت لے لیں ؛ فنانشل سکرٹری تحریکِ جدید

ہائیکورٹ میں درخواست نگرانی کی سماعت

لاہور ۱۸ فروری ۳۸ء۔ میاں عزیز احمد کے مقدمہ میں ہائی کورٹ کے فیصلہ کے بعض ریمارکس کے متعلق نگرانی کی جو درخواست دی گئی تھی آج آنریبل چیف جسٹس اور آنریبل جسٹس عبدالرشید نے اس کی سماعت کی۔ مسٹر سلیم بیرسٹرایٹ لاء اس درخواست میں ہماری طرف سے بہ حیثیت جناب چودہری اسداللہ خانصاحب پیش ہوئے مصری پارٹی کے عبدالعزیز کیطرف سے مسٹر مارس پیش ہوئے۔ دونوں طرف کے دلائل سننے کے بعد فاضل ججان نے فیصلہ محفوظ رکھا

حضرت امیر المومنین کیخلاف زیر دفعہ ۳۰۲ تعزیرات ہند استغاثہ خارج ہو گیا

احباب کو معلوم ہے کہ مصری پارٹی کے ایک شخص عبدالعزیز نے حال ہی میں حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ کیخلاف زیر دفعہ ۳۰۲ تعزیرات ہند اعانت قتل کا استغاثہ دائر کیا تھا۔ جو ڈسٹرکٹ مجسٹریٹ صاحب گورداسپور کی عدالت میں پیش ہوا۔ اطلاع موصول ہوئی ہے کہ ڈسٹرکٹ مجسٹریٹ صاحب نے اس استغاثہ کو سراسر جھوٹا پاکر خارج کر دیا ہے۔ اور اس طرح مصری پارٹی کو اللہ تعالےٰ نے ایک بار پھر اسکے منصوبوں میں ناکام کیا ہے ؛

۱۹۴۰ء میں پارلیمنٹ مذاہب ہندوستان میں منعقد کی جائیگی

انٹرنیشنل ڈائرکٹر ورلڈ فیلوشپ آف فیتھس کا دورہ ہند

ورلڈ فیلوشپ آف فیتھس کی انٹرنیشنل ڈائرکٹر مسز کلیرنس گاسک ۱۵ جنوری کو مختلف قومیتوں کے سات اشخاص کے ہمراہ کولمبو کے راستہ ہندوستان کے دورہ کی غرض سے لنڈن سے عازم سفر ہوئیں ؂

اس سفر کا اصل مقصد یہ ہے۔ کہ ہندوستان کے مختلف مذہبی راہنماؤں سے ۱۹۴۰ء میں ہندوستان میں پارلیمنٹ مذاہب کے منعقد کرنے کی تجویز پر تبادلہ خیالات کیا جائے یہ پارلیمنٹ مذاہب اس بین الاقوامی کانگرس مذاہب کے بعد ہوگی۔ جو ۱۹۳۹ء کے موسم گرما۔ اور بہار میں نیویارک میں میلہ عالم (World Fair) کے موقعہ پر اور سان فرانسسکو میں گولڈن گیٹ نمائش کے موقعہ پر منعقد کی جائے گی ؂

مسز گاسک امریکہ کے ایک متمول خاندان کی خاتون ہیں۔ وہ اپنے اوقات کا ایک حصہ صوبجات متحدہ امریکہ میں۔ اور ایک حصہ یورپ میں بسر کرتی ہیں۔ اور وہاں ورلڈ فیلوشپ آف فیتھس اور صلح اور اخوت کو ترقی دینے والی دوسری جماعتوں کے لئے کام کرتی ہیں۔ کولمبو میں مسز گاسک سر ڈی بیرن آف جیاتی لکا۔ ڈاکٹر ڈبلیو اے آف سیلوا۔ اور بدھ مذہب کے دوسرے رہنماؤں سے ملاقات کریں گی۔ ہندوستان میں وہ شری شنکر اچاریہ۔ ڈاکٹر کرتکوٹی۔ حضرت امام جماعت احمدیہ قادیان۔ سوامی گیننداا بنارس۔ ڈاکٹر جارج ایس ارنڈیل پریزیڈنٹ تھیوسافیکل سوسائٹی مدراس۔ پروفیسر اور مسز جیمس کزنز مدراس۔ سر اکبر حیدری حیدر آباد دکن۔ راجہ سے۔ پی۔ بہادر سنگھ سابق چیرمین انڈیا کونسل آف ورلڈ فیلوشپ آف فیتھس مسٹر گاندھی۔ ڈاکٹر رابندر ناتھ ٹیگور۔ مسٹر کے۔ نٹا راجن۔ پروفیسر پی۔ اے۔ واڈیا مسز سروجنی نیڈو۔ ہز ہائی نس مہاراجہ گائیکواڑ بڑودہ۔ سر پربھاشنکر پٹانی۔ آنریبل چودھری سر محمد ظفر اللہ خان۔ سر عبد القادر۔ سردار سوہن سنگھ۔ پنڈت مدن موہن مالویہ اور سر پی۔ سی۔ اے۔ انڈین چیرمین آف ورلڈ فیلوشپ آف فیتھس سے ملاقات کریں گی۔ (سٹیٹسمین)

ص ۴۔ مختصر یہ کہ جب میں اُٹھتا ہوں۔ یا راستہ میں چلتا ہوں۔ تو میں ہنس مکھ اور ہشاش بشاش چہرے دیکھتا ہوں۔ راستہ میں ہر جگہ السلام علیکم کی آواز آتی ہے۔ اور بعض اوقات سیدنا حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح ایدہ اللہ تعالےٰ بنصرہ العزیز کے ڈاکٹر صاحب بھی میرے پاس تشریف لاتے ہیں۔ اور میری صحت کے متعلق دریافت کرتے ہیں۔

غرض کہ مجھ عبد ضعیف کی جو عزت افزائی کی گئی ہے۔ اس کا میں اپنے آپ کو مستحق نہیں پاتا۔ اور میں آپ کا بھی ممنون احسان ہوں۔ کہ آپ میری سعادت دُنیوی و اخروی کا باعث ہوئے۔ پس آپ کا شکریہ ادا کرنا بھی میری استطاعت سے باہر ہے۔ اور اللہ تعالےٰ سے تضرع کرتا ہوں۔ کہ وہ آپ کو اس کا نیک اجر عطا فرمائے۔ میں چند روز کے بعد حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالےٰ سے اجازت طلب کرکے اپنے وطن کو واپس چلا جاؤں گا ؂

تمام احباب دعا کریں یہ درخواست ہے۔ کہ اللہ تعالےٰ برادر موصوف کو انکے اہل وطن کے لئے مفید وجود بنائے اور خاکسار کے لئے بھی دعا فرمائیں کہ اللہ تعالےٰ خدمت دین کی توفیق عطا فرمائے

خاکسار جلال الدین شمس از لنڈن

مصر کے ایک مخلص نوجوان احمدی کی قادیان میں آمد

اپنے تاثرات کا مختصراً اظہار

دسمبر ۱۹۲۹ء میں جبکہ میں حیفا میں مقیم تھا۔ میں نے کچھ مدت کے لئے مصر جانے کا ارادہ کیا۔ برادرم سید منیر الحصنی بھی مصر جانے کے لئے تیار ہوگئے۔ ہم دونوں مصر پہونچے۔ اور پہونچتے ہی تبلیغ کا سلسلہ شروع کر دیا ؂

ایک روز ہم حدیقہ ازبکیہ کے پاس سے گزر رہے تھے۔ کہ ایک گرجہ کے نوٹس بورڈ پر یہ لکھا ہوا پایا۔ کہ کل شیخ کامل منصور لیکچر دیں گے۔ وقت مقررہ پر ہم دونوں وہاں گئے۔ اختتام لیکچر پر ہم نے سوالات کی اجازت چاہی۔ مگر جواب نفی میں ملا۔ انہوں نے کہا۔ اگلے ہفتہ آپ اناجیل کے الہامی یا غیر الہامی ہونے پر مناظرہ کرلیں۔ ہم نے منظور کر لیا۔ برادرم عبد الحمید خورشید اس گرجا میں جایا کرتے تھے۔ مذہبی شوق تھا۔ جب ہم گرجا سے نکلے۔ تو ہمارے ساتھ ہوگئے۔ اور عیسائیوں کے اعتراضات کے جوابات دریافت کرنے شروع کر دیئے۔ نئے نئے جوابات سنکر انہیں بہت دلچسپی پیدا ہوگئی۔ اس کے بعد شیخ کامل منصور سے جو ازہر کا تعلیمیافتہ مسلمان عیسائی تھا دو روز مباحثہ سنکر اور بھی متاثر ہوئے۔ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے دعوے کے متعلق بحث کرکے جماعت میں داخل ہونے کے لئے تیار ہوگئے۔ مگر غیر احمدیوں کے پیچھے نماز پڑھنے کے لئے اجازت طلب کرتے رہے۔ میں نے کہا۔ جب ایک فعل ممنوع ہے۔ تو اس کو جائز قرار نہیں دیا جاسکتا۔ آپ اور انتظار کریں۔ جب آپکا انشراح ہو جائے۔ تو پھر داخل ہوں۔ آخر دو تین دفعہ اور گفتگو کرکے صدق دل سے انہوں نے بیعت کر لی ؂

اس کے بعد جہاں تک مجھے علم ہے۔ انہوں نے غیر احمدیوں کی جماعت سے ہٹتے ہوئے علٰحدہ نمازیں ادا کیں۔ اور غیر احمدی ملاؤں سے مساجد میں ان کے جھگڑے بھی ہوئے۔ اور ہمیشہ شوق سے دوسروں کو تبلیغ احمدیت کرتے رہے۔ یہ معلوم کرکے کہ وہ قادیان تشریف لائے ہیں۔ بہت خوشی ہوئی۔ قادیان کی زیارت کا ان پر بہت اچھا اثر ہوا ہے۔ چنانچہ انہوں نے قادیان سے جو مجھے مکتوب بھیجا ہے۔ اس میں تحریر فرماتے ہیں:۔

اللہ تعالےٰ کا ہزار ہزار شکر ہے۔ کہ میں بخیر و عافیت قادیان دارالامان پہونچ گیا۔ حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالےٰ بنصرہ العزیز نے بہت دیر تک مجھے ملاقات کا شرف بخشا۔ اور دعوت طعام بھی دی۔ اور حد درجہ میرا اکرام کیا۔ یہ چند گھڑیاں جو میں نے حضور کے قریب بیٹھ کر گزاریں۔ میری ناپائدار زندگی کی سعد ترین گھڑیاں تھیں۔ میں حضور کی اقتدا میں نمازیں ادا کرتا۔ اور آپ کی مُرسلی آواز سے اپنے کانوں کو بہرہ ور کرتا ہوں۔ جب میں آپ سے ملتا یا آپ کی آواز سنتا ہوں۔ یا منبر پر خطبہ کرتے ہوئے دیکھتا ہوں۔ تو کہتا ہوں کہ ما ھذا بشرا۔ ان ھذا الا ملک کریم۔ یہ تو فی الواقعہ فرشتہ ہے۔ میں احمدیہ مہمان خانہ میں مقیم ہوں۔ اور نہایت راحت اور سرور محسوس کرتا ہوں۔ میں نے چھوٹے بڑے احمدیوں کی زیارت کی۔ اور وہ مجھے ملنے کے لئے آتے رہے۔ وہ میری ملاقات سے مسرور اور مشاد ماں ہیں۔ جیسا کہ میں ان کی ملاقات سے۔ مجھے بہت سی دعوتیں بھی دی گئیں۔ اور میری نہایت عزت افزائی کی گئی۔ اور میرے قیام کو نہایت خوشگوار بنایا گیا۔ ص ۴

مولوی محمد علی صاحب اور مصری پارٹی کو تفسیر نویسی کیلئے دعوت

حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالیٰ کی پاکیزگی کا زبردست ثبوت

(۱)

قرآن مجید اللہ تعالیٰ کی طرف سے بنی نوع انسان کے لئے کامل ترین شریعت ہے۔ خدا تعالیٰ نے اس مقدس صحیفہ کی پوری معرفت اور اس کے اسرار کے جاننے کے لئے پاکیزگی اور طہارت کو ضروری شرط قرار دیا ہے۔ فرمایا لا یمسہ الا المطہرون اور ہونا بھی ایسا ہی چاہیئے تھا۔ کیونکہ روحانی خزانہ کی چابی ناپاک دل انسان کے سپرد نہیں کی جاسکتی۔ اور آسمانی دودھ گندے برتن میں نہیں ڈالا جاسکتا۔

امت مسلمہ کا اس پر اتفاق ہے۔ کہ قرآن پاک کے حقائق و معارف سے اسی انسان کو بہرہ ور کیا جاتا ہے۔ جو نیک اور پاکیزہ دل ہو۔ پس اگر ہم کسی انسان کی قلبی طہارت اور دلی پاکیزگی کو نمایاں طور پر جاننا چاہیں۔ تو ہمارے ہاتھ میں اسکے لئے قرآن مجید موجود ہے۔ اور اگر روحانی پاکیزگی کے دو شخص مدعی ہوں۔ اور دونوں میں مقابلہ ہو۔ تو بالبداہت ثابت ہے۔ کہ قرآن مجید کے معارف بیان کرنے میں اسی کو تفوق اور غلبہ حاصل ہوگا۔ جو سچ مچ پاک اور مطہر ہے۔ مولوی محمد علی صاحب نے لکھا ہے۔

"اس (قرآن مجید) کے مضامین عالیہ تک رسائی انہی لوگوں کو ملتی ہے۔ جو اپنے آپ کو گناہوں سے پاک کرکے اللہ تعالیٰ سے تعلق پیدا کریں"

(بیان القرآن صفحہ ۱۸۱)

(۲)

اہل پیغام کا پرانا وطیرہ ہے۔ کہ ہر شخص جو خلافت ثانیہ کی مخالفت کے لئے کھڑا ہوتا ہے۔ وہ اس کے ہمنوا بن جاتے ہیں۔ ہر طرح اس کی تائید کرتے ہیں۔ خواہ وہ شخص عقائد میں ان سے شدید اختلاف ہی کیوں نہ رکھتا ہو۔ اور خواہ اس کے ناپاک حملوں کی زد خود بانی سلسلہ احمدیہ علیہ السلام پر ہی کیوں نہ پڑتی ہو۔ مستریوں کی انہوں نے امداد کی۔ اور اب مصری پارٹی کی پیٹھ ٹھونک رہے ہیں۔ جبکہ اہل پیغام اسی طریق کو کامیابی کی کلید سمجھتے ہیں۔ تو ہم نہیں چاہتے۔ کہ ان سے اس ناروا طریق پر گامزن ہونے سے رکنے کی درخواست کریں۔ بلکہ ہم کہتے ہیں۔ کہ وہ جس قدر مکر اور جس قدر منصوبے کر سکتے ہیں۔ اختیار کرلیں مگر یاد رکھیں کہ آخر وہی ہوگا۔ جو خدا نے پہلے سے فرمایا ہے۔ اہل پیغام اور مصری پارٹی اپنے گندہ پروپیگنڈا سے مخلوق خدا کو اس مغالطہ میں ڈالنا چاہتے ہیں۔ کہ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کا لخت جگر۔ الہامی بشارات کے ماتحت پیدا ہونے والا فرزند اور جماعت احمدیہ کا مقدس امام نعوذ باللہ خدا تعالیٰ سے کوئی تعلق نہیں رکھتا۔ اور وہ پاکباز انسان نہیں۔ یقیناً ان لوگوں کا یہ دعوےٰ باطل اور ان کا پروپیگنڈا سراسر ناجائز ہے اور ہم اس بات کو روز روشن کی طرح ثابت کرنے کے لئے قرآن مجید کو پیش کرتے ہیں یہ وہ طریق فیصلہ ہے۔ جس میں کسی شبہ کی گنجائش نہیں۔ گواہ جھوٹ بول سکتے ہیں۔ الزامات بطور افترا پیش کئے جاتے ہیں۔ لیکن قرآنی معارف کا پانا اور اس مقدس کتاب کے مضامین عالیہ تک رسائی صرف اور صرف خدا کے مقرب اور گناہوں سے پاک لوگوں کو ملتی ہے۔ مولوی عمر الدین صاحب شملوی نے ایک خط میں لکھا ہے

"اگر وہ (سیدنا حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ بنصرہ) عارف قرآن ثابت ہو گئے۔ تو ہم مان لیں گے۔ کہ وہ مطہر اور باخدا انسان ہیں"۔

(۳)

غیر مبائعین اور مصری پارٹی کے لوگ مانتے ہیں۔ کہ حضرت خلیفۃ المسیح الاول سیدنا نورالدین اعظم رضی اللہ عنہ اپنے زمانہ میں بے مثال عارف قرآن تھے۔ قرآن ان کی غذا تھی۔ اب دیکھئے کہ حضرت خلیفہ اول رضی اللہ عنہ کس وضاحت سے فرماتے ہیں۔ کہ میرے بعد قرآن مجید کا حقیقی عارف سیدنا حضرت محمود ایدہ اللہ بنصرہ ہی ہے آپ نے شیخ عبدالرحمٰن صاحب مصری کو مصر میں خط لکھا۔ جس میں تحریر فرمایا۔

"تمہیں وہاں کسی شخص سے قرآن پڑھنے کی ضرورت نہیں۔ جب تم واپس قادیان آ گئے۔ تو ہمارا علم قرآن پہلے سے بھی انشاء اللہ تعالیٰ بڑھا ہوا ہوگا۔ اور اگر ہم نہ ہوئے تو میاں محمود سے قرآن پڑھ لینا"۔ (الفضل یکم اپریل ۱۹۱۴ء)

اللہ تعالیٰ کا عجیب تصرف ہے کہ اس گواہی کے لئے اس نے شیخ مصری صاحب کو ہی تجویز کیا۔ تا وہ فتنہ پردازی سے اجتناب اختیار کریں۔ اور اس شخص کے مقابل پر کھڑے نہ ہوں۔ جسے سیدنا نورالدین رضی اللہ عنہ اپنے بعد بے مثال عارف قرآن قرار دیتے۔ اور شیخ مصری وغیرہ کو اس کی شاگردی کی نصیحت کرتے ہیں۔ کاش غیر مبائعین غور کریں۔ کہ اگر علم قرآن مفردات راغب کے ترجمہ کر دینے کا ہی نام تھا۔ تو حضرت خلیفہ اول رضی اللہ عنہ نے اس موقعہ پر مولوی محمد علی صاحب کا نام کیوں نہ لکھا۔ پھر حضرت خلیفہ اول رضی اللہ عنہ نے ایک خطبہ جمعہ میں خلافت ثانیہ کی طرف اشارہ کرتے ہوئے فرمایا:۔

"ایک نکتہ قابل یاد سنائے دیتا ہوں کہ جس کے اظہار سے میں باوجود کوشش کے رک نہیں سکتا۔ وہ یہ کہ میں نے حضرت خواجہ سلیمان رحمۃ اللہ علیہ کو دیکھا ان کو قرآن شریف سے بڑا تعلق تھا۔ ان کے ساتھ مجھے بہت محبت ہے ۷۸ برس تک انہوں نے خلافت کی۔ ۲۲ برس کی عمر میں وہ خلیفہ ہوئے تھے۔ یہ بات یاد رکھو کہ میں نے کسی خاص مصلحت اور خالص بھلائی کے لئے کہی ہے"۔ (بدر ۲۷ جولائی ۱۹۱۰ء)

یہ بیان صاف طور پر بتلا رہا ہے۔ کہ حضرت خلیفہ اول رضی اللہ عنہ نے کشفی طور پر اپنے بعد ۲۲ سالہ نوجوان کو مسند خلافت پر متمکن ہوتے دیکھا۔ تو بڑے کہلانے والوں کو بطور نصیحت یہ اشارہ فرما دیا۔ اور ساتھ ہی بتا دیا۔ کہ حضرت محمود ایدہ اللہ بنصرہ کو بھی قرآن مجید سے خاص تعلق ہے۔

غیر مبائعین اور مصری پارٹی اگر انصاف سے کام لیں۔ تو ان دونوں بیانوں سے حقیقت واضح ہے۔

(۴)

میرے نزدیک آج بھی تمام جھگڑے کا فیصلہ صرف اس ایک بات سے ہو سکتا ہے۔ ہماری طرف سے قرآن مجید کے معارف بیان کرنے میں مقابلہ کا کھلا چیلنج ہے۔ مولوی محمد علی صاحب اور شیخ مصری صاحب علیحدہ علیحدہ یا ملکر قرآن مجید کے معارف اور مضامین عالیہ کے ذکر کرنے میں مقابلہ پر نکلیں تو صاف کھل جائے گا۔ کہ کون خدا کا پیارا اور اس کی محکم کتاب کے اسرار کا حامل ہے۔ اور کون محض لاف و گزاف سے کام لے رہا ہے۔ میں اہل پیغام سے درخواست کرتا ہوں۔ کہ اگر مولوی محمد علی صاحب نبوت حضرت مسیح موعود علیہ السلام پر فیصلہ کن مناظرہ کے لئے تیار نہیں ہو سکتے تو کم از کم انکو تفسیر نویسی کے مقابلہ کے لئے ہی آمادہ کریں۔ سیدنا حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ کی طرف سے اس بارے میں کھلی تحدی بارہا پیش ہو چکی ہے۔ میں تحریری مناظرہ راولپنڈی میں بھی اس چیلنج کا اعادہ کر چکا ہوں۔ مولوی محمد علی صاحب کی طرف سے خاموشی ہے۔ اور رہے گی۔ کیونکہ کسی پہلی تفسیر کو سامنے رکھ کر ترجمہ کر دینا اور بات ہے۔ اور قرآن مجید کے مضامین عالیہ تک رسائی پانا بالکل اور۔ سو خر الذکر چیز صرف گناہوں سے پاک اور خدا سے تعلق رکھنے والوں کو ملتی ہے۔ اسی لئے اس میدان میں آنے کی مولوی محمد علی صاحب کو جرأت نہیں۔ میں بلا تامل یہ اعلان کرتا ہوں۔ کہ غیر مبائعین اور مصری پارٹی ہرگز

213

امتحان کتب حضرت مسیح موعود علیہ السلام بابت ۱۹۳۶ء

امسال حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی کتب (۱) منن الرحمٰن (۲) کتاب البریہ (۳) مسیح ہندوستان میں۔ اور (۴) نسیم دعوۃ بطور نصاب مقرر کی گئی ہیں۔ امتحان بتاریخ ۱۶ اکتوبر ۱۹۳۶ء بروز اتوار ہوگا۔ امید ہے کہ احباب اس امتحان میں کثرت کے ساتھ شامل ہونگے۔ کیونکہ اس زمانہ میں جب کہ ضلالت کا سمندر چار دل طرف موجیں مار رہا ہے۔ حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی کتب ہی ایک ایسی کشتی ہے جو ڈوبنے سے بچا سکتی ہے۔ اور ایک ایسی روشنی ہے کہ جو تاریکی میں گھرے ہوئے دلوں کو منور کر سکتی ہے۔ اور ایک ایسی تلوار ہے کہ جس کو استعمال کرنے والا کسی میدان میں شکست نہیں کھا سکتا۔ مگر ضرورت اس بات کی ہے کہ احباب ان بیش قیمت موتیوں کی قدر پہچانیں۔ اور ان سے فائدہ اٹھائیں۔ پس چاہیئے۔ کہ نہ صرف احباب اس امتحان میں خود شامل ہوں بلکہ دوسروں کو بھی تحریک کرکے اس میں شامل کرائیں۔ بالخصوص عہدہ داران جماعت وسکرٹریان تعلیم و تربیت اس طرف خاص توجہ دیں۔ لجنہ اماء اللہ کی عہدہ داران کو بھی چاہیئے۔ کہ عورتوں میں اس امتحان میں شامل ہونے کی تحریک کریں۔

ناظر تعلیم و تربیت

انجمن احمدیہ کرورہ (بنگال) کا سالانہ جلسہ

۵ تا ۶ فروری کو انجمن احمدیہ کرورہ کا سالانہ جلسہ مسجد احمدیہ کرورہ کے صحن میں منعقد ہوا۔ احمدی وغیر احمدی مسلمان کثرت سے اور بعض ہندو بھی جلسہ میں شریک ہوئے۔ جلسہ زیر صدارت مولوی غلام صمدانی صاحب امیر جماعت احمدیہ برہمن بڑیہ منعقد ہوا

۵ فروری ۱۹۳۶ء کے اجلاس میں مولوی سید سعید احمد صاحب نے "وفات مسیح" پر مولوی حیدر علی صاحب نے "خلافت" پر مولوی ظل الرحمٰن صاحب نے صداقت حضرت مسیح موعود علیہ السلام پر اور چودھری مظفر الدین صاحب نے عملی اصلاح کے متعلق تقریریں کیں۔ ۶ فروری ۱۹۳۶ء کے اجلاس میں مولوی افضل حسین صاحب نے میں کیوں احمدی ہوا۔ پر مولوی رحمت علی نے احمدی وغیر احمدی میں فرق پر مولوی اوصاف علی صاحب وکیل نے اسلام وخلافت پر مولوی احمد علی صاحب نے النبوۃ فی الاسلام پر چودھری مظفر الدین صاحب نے اعتراضات کے جواب پر مولوی غلام صمدانی صاحب وکیل نے احمدیت کے مستقبل پر چودھری مظفر الدین صاحب نے تحریک جدید کے متعلق اپیل پر۔ مولوی ظل الرحمٰن صاحب نے صداقت مسیح موعود علیہ السلام از روئے احادیث پر تقاریر فرمائیں۔ خدا تعالیٰ کے فضل سے جلسہ بہت کامیاب رہا۔ غیر احمدی پبلک پر بھی اس کا بہت عمدہ اثر پڑا۔ فالحمد للہ علیٰ ذالک

خاکسار۔ افسر الدین سکرٹری انجمن احمدیہ کرورہ

نصاب نصرت گرلز ہائی سکول قادیان

علماء سلسلہ و اساتذہ مدارس توجہ فرمائیں

نصرت گرلز ہائی سکول قادیان کی جماعتوں کے لئے دینیات کے نصاب کے لئے ۳۵-۱۹۳۶ء میں بذریعہ اخبار اعلان کیا گیا تھا۔ جس پر نصاب کا ایک حصہ دفتر میں موصول ہو چکا ہے۔ مگر ابھی تک پورا نصاب تیار ہو کر موصول نہیں ہوا۔ اس کے بقیہ حصہ کے لئے مبلغین سلسلہ احمدیہ۔ جماعت کے علماء۔ مدرسین اور انگریزی دان احباب توجہ فرمائیں۔ ان میں سے جو مسودات نظارت ہذا کو پسند آئیں گے مناسب معاوضہ دے کر انہیں خرید لیا جائے گا۔ قابل تیاری نصاب کی تفصیل حسب ذیل ہے۔

نمبر شمار	تفصیل نصاب	جس جماعت کیلئے مطلوب ہے	کیفیت
۱	اسلام کی پہلی کتاب	چھٹی جماعت کے واسطے	ان میں اسلام کے متعلق احمدیت کی تعلیم کے نقطہ نظر سے عام معلومات عقاید اور اعمال علم کلام اور تاریخ وغیرہ کے متعلق درجہ بدرجہ بطریق سوال و جواب درج ہوں حجم کم وبیش ۶۴ صفحے ۱۲۸ صفحے اور ۱۹۲ صفحے ہو
۲	اسلام کی دوسری کتاب	ساتویں " "	
۳	" تیسری کتاب	آٹھویں " "	
۴	انتخاب از کتب حضرت مسیح موعود علیہ السلام و دیگر کتب سلسلہ حصہ دوم	دسویں اور گیارہویں جماعت کے واسطے	ان میں ایمانیات اور عقاید اور تربیت اور علم کلام کے مضامین شامل ہوں۔ اور کچھ نظمات کا بھی حصہ ہو کچھ حصہ در ثمین سے سلیس اور موثر اردو نظموں کا بھی لیا جائے
۵	مختصر احمدیہ پاکٹ بک	دسویں اور گیارہویں جماعت کے واسطے	مختلف کلامی مسائل مع ضروری مسائل کا نچوڑ مع حوالجات ہوں۔ حجم تقریباً ۱۹۲ صفحات کم وبیش ہو
۶	نصاب اردو حصہ اول		ان میں حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے نظم و نثر کے ایسے مناسب حصے بھی شامل کر دیئے جاویں
۷	نصاب اردو حصہ دوم		جو خاص طور پر یا نام لے کر کسی دوسرے
۸	نصاب اردو حصہ سوم		مذہب یا فرقہ کے خلاف نہیں ہیں۔ ان کتابوں میں غیر احمدی ادیبوں کے اقتباسات بھی

بھی لئے جائیں۔ اور مضامین کے لحاظ سے ایسا انتخاب کیا جائے۔ جس میں بچوں کو تاریخی اور جغرافیائی اور مذہبی اور سائنس کے ضروری اور صحیح مسائل سے بھی ایک ابتدائی واقفیت ہو جائے۔ اس نصاب میں اردو کے خاص الفاظ اور محاورات کی فہرست مد نظر رکھ کر ان کو بتدریج استعمال کیا جائے۔ اور جو الفاظ اور محاورات کسی درس میں استعمال کئے جائیں۔ وہ اس درس کے شروع میں درج کر دیئے جائیں۔ یہ نصاب ایسا ہو کہ دوسرے فرقے اور اقوام اسے اختیار کر سکیں

ناظر تالیف و تصنیف۔ قادیان

مصری پارٹی کے خلاف دفعہ ۱۰۷ کے مقدمہ میں گواہانِ صفائی کی شہادتیں

۱۶ر فروری ایڈیشنل ڈسٹرکٹ مجسٹریٹ صاحب کی عدالت میں حسب ذیل شہادتیں پیش ہوئیں :-

بیان مولوی محمد علی صاحب امیر غیر مبایعین

میں نے قرآن کریم کا انگریزی اور اردو میں ترجمہ کیا ہے۔ رسول کریم صلے اللہ علیہ وسلم کی سوانح حیات بھی لکھی ہے۔ تاریخ اسلام کا مطالعہ کیا ہے۔ اور خلافت راشدہ کی تاریخ بھی لکھی ہے۔ خلفائے راشدین کے زمانہ میں جب کسی مسلمان کو یہ شک ہوتا تھا۔ کہ خلیفہ نے شریعت کے خلاف کوئی فعل کیا ہے۔ تو وہ کھلی مجلس میں اعتراض کر دیتا تھا۔ اور خلیفہ اس کا جواب دیتا تھا اسلامی شریعت نے ہر مسلمان کو یہ حق دیا ہے۔ کہ خلیفہ کی طرف سے اگر کوئی خلاف شریعت فعل سرزد ہو۔ تو اس پر اعتراض کرے اور خلفائے راشدین خود اس حق کو تسلیم کرتے تھے۔ ایک شخص نے حضرت عمرؓ کی دیانت پر بھری مجلس میں اعتراض کیا تھا۔ اور انہوں نے اسے تسلی بخش جواب دیا تھا حضرت مرزا غلام احمد صاحب بانیٔ سلسلہ احمدیہ بھی ان اصول کو مانتے تھے۔ اسلامی اصول کے مطابق خلیفہ کو معزول کیا جا سکتا ہے۔

بجواب جرح کہا حضرت مرزا غلام احمد صاحب نے نبوت کا دعویٰ نہیں کیا۔ خلیفہ نورالدین صاحب کی وفات کے بعد میں نے خلافت کی خواہش نہیں کی تھی۔ مجھے علم نہیں۔ کہ میرے بعض احباب مجھے خلیفہ بنانا چاہتے تھے۔ میں نے احمدیوں کی ایک علیحدہ پارٹی لاہور میں بنائی ہوئی ہے۔ یہ پارٹی خلیفہ نورالدین صاحب کی وفات کے بعد بنائی گئی تھی۔

بیان مولوی ثناء اللہ صاحب امرتسری

میں نے قرآن کریم کی عربی اور اردو میں تفسیر لکھی ہے۔ میں اخبار اہل حدیث کا ایڈیٹر ہوں۔ مولوی فاضل ہوں۔ شریعت میں خلفاء کے متبعین کو کسی خلیفہ کے کسی ناجائز فعل پر اعتراض کا حق حاصل ہے۔ خلیفہ کا فرض ہے کہ معترض کی تسلی کرے۔ خلفاء راشدین نے مسلمانوں کے اس حق کو تسلیم کیا ہے۔ میں فرقہ اہلحدیث کا لیڈر ہوں۔

بجواب جرح کہا میں بانیٔ جماعت احمدیہ کے الہامات میں ان کو سچا نہیں سمجھتا۔

بیان مولوی عنایت اللہ احراری

مجھے یاد نہیں۔ کہ مصری وغیرہ نے کب پارٹی بنائی۔ جماعت احمدیہ کے والنٹئران کے مکانوں پر پکٹنگ کرتے ہیں۔ فخر الدین کے قتل کے کچھ روز بعد تک یہ لوگ گھروں سے باہر نہیں آسکتے تھے۔ پولیس ان کی حفاظت کرتی تھی۔ قتل کی شب میں محمد صادق شبنم کے مکان پر گیا۔ اسے سخت خائف اور ہراساں پایا۔ میں نے تین آدمی اس کی حفاظت پر متعین کر دیئے۔ حافظ محمد خاں مولوی محمد حیات اور عبدالحق کو پہرے پر لگا دیا تھا۔ اس کے مکان میں بعض اور لوگ بھی رہتے ہیں۔ جون ۱۹۳۷ء سے اگست تک ان چاروں نے کوئی تقریر نہیں کی۔ میں نے فخر الدین ملتانی کا اشتہار فحش کا مرکز پڑھا تھا۔ اس نے ذاتی طور پر یہ چھپاں کیا تھا۔ اپنی مجلس کی طرف سے نہیں۔

بجواب جرح۔ کہا۔ میں وہاں احراریوں کا لیڈر ہوں۔ قادیان میں احراری مرکز اس لئے قائم کیا گیا تھا۔ کہ احمدی جو تشدد وہاں کرتے ہیں۔ اس کے خلاف آواز اٹھائی جائے نیز اس تشدد کے خلاف بھی جو نواحی دیہات میں سکھ مسلمانوں پر کرتے ہیں۔ فخر الدین کے قتل کے بعد میں مصری صاحب سے ملتا رہا ہوں۔ اور مجھے کسی کی طرف سے رکاوٹ نہیں کی جاتی تھی۔ میں ان کو سودا سلف منگوا دیتا تھا۔ اس پارٹی کے پوسٹر ڈیفنس کمیٹی کے نوٹس بورڈ پر لگائے جاتے تھے۔ ڈیفنس کمیٹی کا مقصد جبر و تشدد کے خلاف جو احمدیوں کی طرف سے یا کسی اور کی طرف سے ہو۔ آواز اٹھانا ہے۔ میں نے اشتہار فحش کا مرکز کی نقل کسی سے کروا کر رکھی تھی مگر میں لایا نہیں۔ پوسٹر "عزل خلفاء" اور "خلیفہ صاحب کی پیش کردہ دو تصویریں منظور ہیں" میں نے دیکھے ہیں۔

بیان مظہر الدین پسر فخر الدین

میرے باپ نے اشتہار فحش کا مرکز شائع کیا تھا۔ اور اس کا مسودہ میرے سامنے لکھا تھا۔ اور میں نے ہی اسے چھپاں کیا تھا اس نے یہ اشتہار اپنی طرف سے لکھا تھا۔ نہ کہ مجلس احمدیہ کی طرف سے۔ ایک اور مسودہ "ایک خطرناک غلطی کا ازالہ" بھی میرے باپ نے لکھا تھا۔ جو ۴ر اگست کو چھپاں کیا گیا تھا۔ ہمارے مکانوں پر پکٹنگ تھا۔ کسی نے کوئی پبلک تقریر نہیں کی مصری پارٹی کے پوسٹر جوابی ہوتے تھے۔

بجواب جرح۔ مرزا منیر احمد بھی ہماری پارٹی کا ہے۔ اس کا یہ پوسٹر میں نے دیکھا ہوا ہے۔ یہ شائع کرنے کے لئے میں نے اسے تیس روپے نہیں دیئے تھے۔

بیان ایڈیٹر الفضل

۳۰ر جولائی ۱۹۳۷ء میں شائع شدہ حضرت امیر المومنین کا خطبہ صحیح ہے۔ اور اس کا نشان کردہ حصہ بھی صحیح ہے۔ ۹ر جولائی ۱۹۳۷ء کے پرچہ میں میر محمد اسحٰق صاحب کی جو تقریر شائع ہو کر درج ہے۔ وہ صحیح ہے۔ ۱۰ر جولائی ۱۹۳۷ء کے پرچہ میں میر محمد اسمٰعیل صاحب کی تقریر بھی صحیح طور پر درج ہے۔ ۷ر اگست ۱۹۳۷ء کے پرچہ میں حضرت امیر المومنین کا خطبہ بھی صحیح طور پر درج ہے۔ اس خطبہ کا جو حصہ لٹا پر درج ہے۔ وہ بھی صحیح ہے۔ مجھے معلوم نہیں کہ ان چاروں میں سے کسی نے کسی پر کوئی حملہ کیا یا نہیں۔ ۶ر اگست ۱۹۳۷ء کو حضرت امیر المومنین نے جو خطبہ پڑھا تھا۔ وہ شائع نہیں ہوا۔ اس کی وجہ یہ ہے کہ دفعہ ۱۴۴ نافذ ہو گئی تھی۔ اور مجسٹریٹ نے کہا تھا کہ مصری پارٹی کے متعلق کچھ نہ شائع ہو۔ اس خطبہ میں بھی چونکہ ان لوگوں کا ذکر تھا اس لئے شائع نہیں کیا گیا۔

بیان پرتاپ سنگھ سکنہ قادیان

جماعت سے علیحدگی کے بعد مصری پارٹی نے کوئی تقریر نہیں کی فخر الدین کے قتل کے بعد یہ لوگ بہت ہراساں تھے۔ اور گھروں سے باہر نہیں نکلتے تھے۔

بجواب جرح کہا۔ میں ڈیفنس کمیٹی قادیان کا پریذیڈنٹ ہوں۔

بیان ایشر سنگھ کنسٹیبل

اگست ۱۹۳۷ء میں سپیشل ڈیوٹی پر قادیان میں تعینات تھا۔ فخر الدین کے قتل کے روز میری ڈیوٹی مصری کے مکان پر تھی۔ اس روز احمدیوں کا ایک جلوس مصری کے مکان کی طرف آیا تھا۔ جو نعرے لگا رہا تھا۔ مصری مردہ باد

بیان سمپورن سنگھ کنسٹیبل

اگست ۱۹۳۷ء میں میں قادیان میں تھا فخر الدین کے قتل کے روز میری ڈیوٹی مصری کے مکان پر تھی شام کے وقت احمدیوں کا ایک جلوس بھینی بانگر سے قادیان کو گیا تھا۔ اور مکان سے دو کھیت کے فاصلہ کے قریب پرے سے گزر گیا تھا۔ وہ مصری صاحب مردہ باد کے نعرے لگا رہے تھے۔

بیان فتح محمد سنار

فخر الدین پر حملہ کے روز محمد صادق شبنم کے مکان کے پاس سے ایک جلوس گذرا تھا۔ میرا مکان اس کے مکان کے سامنے ہے۔ جلوس والے شبنم مردہ باد کے نعرے لگا رہے تھے۔ شبنم نے میرے پوتے کو پولیس میں رپورٹ دینے کیلئے

وصیت نمبر ۹۶۷۴

منکہ سیدہ ام الخیر حلیمہ بی بی زوجہ سید غلام محمد احمدی قوم سادات عمر ۴۴ سال تاریخ بیعت ۱۸۹۹ء ساکن رسول پور ڈاکخانہ سونگھڑہ ضلع کٹک صوبہ اڑلیسہ بقائمی ہوش وحواس بلا جبر واکراہ آج بتاریخ ۱۲/۱/۳۸ حسب ذیل وصیت کرتی ہوں۔ میری جائداد جو کہ میرے شوہر کی طرف سے بعوض مہر نصف ملی ہے۔ در مال سولہ گونٹ ہے۔ جو کہ پرگنہ سونگھڑہ میں واقع ہے جسکی قیمت اس وقت مبلغ دو سو پچاس روپے ہے۔ اور موجودہ زیورات جس کی قیمت اس وقت مبلغ اسی روپے۔ نصف مہر جو میرے شوہر پر ہے۔ مبلغ دو سو پچاس۔ کل رقم مبلغ ۵۸۰/۰ روپے جس کا ۱/۱۰ حصہ مبلغ اٹھاون روپے ہوتا ہے۔ میری وفات کے بعد صدر انجمن احمدیہ قادیان اس کی مالک ہوگی۔ علاوہ اس کے میری وفات کے بعد اگر کوئی اور جائیداد ثابت ہو۔ تو اس کی بھی بمد وصیت مالک صدر انجمن احمدیہ قادیان ہوگی اگر میں اپنی زندگی میں کوئی رقم یا کوئی جائیداد صدر انجمن احمدیہ قادیان میں بمد وصیت داخل یا حوالہ کر کے رسید حاصل کر لوں۔ تو ایسی رقم یا ایسی جائیداد کی قیمت حصہ وصیت کردہ سے منہا کر دی جائے گی۔ واضح ہو کہ دی سٹار ہوزری میں مبلغ پندرہ روپے جمع ہیں۔ جس کے متعلق میری وصیت ہے کہ اس کے فائدہ سے اخبار الفضل میرے یا میرے شوہر کے نام جاری کیا جائے گا۔ کاتبہ؛ وشاہدہٗ سید غلام محمد احمدی شوہر موصیہ۔

العبد:- ام الخیر حلیمہ بی بی بقلم خود۔

گواہ شد:- سید اختر الدین احمدی ساکن کوسمبی

گواہ شد:- سید غلام احمد احمدی رسول پور۔ گواہ شد:- سید عبد الحلیم برادر موصیہ۔

ایک زراعت ماسٹر کی ضرورت

تعلیم الاسلام ہائی سکول قادیان میں ایک زراعت ماسٹر کی ضرورت ہے۔ جو ہائی سکولوں کی دسویں جماعت تک زراعت کی تعلیم دے سکتا ہو۔ ایسے نوجوان جو زراعتی کالج لائل پور کے گریجوایٹ ہوں۔ یا کم از کم دو سالہ لیونگ سرٹیفکیٹ حاصل کر چکے ہوں۔ اپنی سندات کی نقول اور مقامی جماعت کے پریذیڈنٹ یا امیر کی تصدیق کے ساتھ دفتر نظارت تعلیم وتربیت قادیان میں بہت جلد درخواست بھجوائیں۔ اور درخواست میں اسباب کی تصریح کر دیں۔ کہ انہیں کم از کم کیا تنخواہ منظور ہوگی۔ نیز اگر کوئی تعلیمی تجربہ ہو تو اس کا بھی درخواست میں ذکر کیا جائے۔

ناظر تعلیم وتربیت۔

ہندوستان اور ممالک غیر کی خبریں!

لکھنؤ ۱۷ فروری۔ گذشتہ شب انڈی پنڈنٹ پارٹی کے لیڈر نواب صاحب چھتاری نے گورنر یوپی سے ملاقات کی۔ آج صبح مسلم لیگ پارٹی کے لیڈر چوہدری خلیق الزمان نے گورنر سے ملاقات کی معلوم ہوا ہے۔ کہ مخلوط وزارت قائم کرنے کے امکانات پر تبادلہ خیالات کیا گیا بیان کیا جاتا ہے۔ کہ مسلم لیگ پارٹی کسی اور پارٹی کے ساتھ مل کر یا علیحدہ اپنی وزارت مرتب کرنے کے خلاف ہے مگر انڈی پنڈنٹ پارٹی کے متعلق یہ نہیں کہا جا سکتا بعض حلقوں کا خیال ہے۔ کہ عارضی وزارت مرتب نہیں کی جائے گی۔

ہری پورہ ۱۷ فروری۔ اطلاع ہے کہ یوپی اور بہار میں کانگرسی وزارتوں کے مستعفی ہونے کے سلسلہ میں آئندہ طریق عمل کے متعلق کوئی قطعی فیصلہ کئے بغیر کانگرس کمیٹی کا اجلاس ملتوی ہو گیا کیونکہ بہار اور یوپی کے کانگرسی وزیر اعظموں کی عدم موجودگی کی وجہ سے تبادلہ خیالات کی راہ میں رکاوٹ پیدا ہو گئی تھی۔ تاہم معلوم ہوا ہے۔ کہ کمیٹی نے ایک ایسی قرارداد کے مسودہ پر غور کیا۔ جس کے ذریعہ کانگرسی وزراء کے اقدام کو پسند کیا گیا ہے۔

وٹھل نگر ۱۷ فروری۔ آج کانگرس کی سبجیکٹس کمیٹی نے ایک قرارداد کے ذریعہ فیڈریشن کی مخالفت کی۔ اور فیصلہ کیا۔ کہ ہندوستان کے نزدیک صرف وہی آئین قابل قبول ہو سکتا ہے۔ جو خود ہندوستانی وضع کریں۔

لنڈن ۱۷ فروری۔ آج دارالعوام میں لارڈ ونٹرٹن نے مسٹر ویجوڈ بن کے سوال کا جواب دیتے ہوئے حکومت کی طرف سے بہار اور یوپی کی کانگرسی وزارتوں کے مستعفی ہونے کے متعلق ایک بیان دیا ہے جس کے دوران میں یوپی اور بہار کی وزارتوں کے اقدام پر اظہار افسوس کیا اور کہا۔ ان صوبوں کے گورنر آمادہ تھے۔ کہ باقی ماندہ سیاسی قیدیوں کو بھی انفرادی طور پر بتدریج رہا کر دیا جائے۔ مگر ان دونوں صوبوں کے وزراء اس بات پر قانع نہ تھے۔ ان کی تجویز یہ تھی۔ کہ باقی ماندہ تمام سیاسی قیدیوں کو فی الفور رہا کر دیا جائے۔ گورنمنٹ آف انڈیا ایکٹ نے ہندوستان اور اس کے ہر حصہ کے قیام امن کی خاص ذمہ واری گورنر جنرل پر عائد کی ہے۔ چنانچہ اس نے غور و خوض کے بعد ان تمام قیدیوں کی ایک ہی دفعہ رہا کرنے کی تجویز سے اتفاق نہیں کیا۔ اس بارے میں وزیر ہند بھی گورنر جنرل کی رائے سے متفق ہے۔ کہ ان قیدیوں کی رہائی کے متعلق یوپی اور بہار کے وزراء کی تجویز کی منظوری ہندوستان کے امن عامہ کو خطرہ میں ڈال دے گی۔ یہ امر واضح ہے۔ کہ اگر تشدد کے جرائم کو غیر مشروط طور پر تعزیری قوانین کی حدود سے خارج کر دینے پر رضامندی کا اظہار کر دیا جائے تو اس سے ہندوستان بھر کا امن عامہ مخدوش ہو جائے گا۔

چٹاگام (بنگال) ۱۷ فروری۔ ایک اطلاع مظہر ہے کہ آسام بنگال ریلوے پر دو سٹیشنوں کے درمیان ایک مال گاڑی کا انجن اور چند ڈبے الٹ گئے جس کی وجہ سے ڈرائیور ہلاک ہو گیا۔ اور دیگر پانچ ریلوے ملازمین زخمی ہو گئے۔

کلکتہ ۱۷ فروری۔ آج بنگال اسمبلی میں فنانس منسٹر مسٹر این آر سرکار نے بنگال کا ۱۹۳۹-۳۸ء کا بجٹ پیش کیا جس سے ۱۱ لاکھ روپیہ کا خسارہ ظاہر ہوتا ہے۔ یہ خسارہ سابقہ بچت سے پورا کیا جائیگا۔ جو ایک کروڑ ۹ لاکھ روپیہ ہے۔

وٹھل نگر ۱۷ فروری معلوم ہوا ہے پارلیمنٹ میں لارڈ ونٹرٹن کے بیان کے جواب میں مسٹر گاندھی ایک بیان مرتب کر رہے ہیں۔ جو "ٹائمز" اور "ڈیلی ہیرلڈ" لنڈن کے نام بھیجا جائے گا۔

لنڈن ۱۷ فروری "ڈیلی ہیرلڈ" لنڈن نے مقالہ افتتاحیہ کے دوران میں لکھا ہے۔ کہ گورنر جنرل نے مداخلت کر کے سخت غلطی کی ہے۔ سیاسی قیدی پہلے بھی رہا کئے جا چکے ہیں۔ ان کی رہائی سے ملک کے امن کو کوئی خطرہ نہیں پہنچا۔ یہ خیال کرنے کی کوئی وجہ نہیں۔ کہ یہ قیدی رہا ہو کر کوئی اور رویہ اختیار کریں گے۔

کلکتہ ۱۷ فروری۔ اطلاع موصول ہوئی ہے۔ کہ علی پور سنٹرل جیل میں تیسرے درجے کے ستر قیدیوں نے بھوک ہڑتال کر دی ہے۔

شیلانگ ۱۷ فروری۔ آج رائے بہادر رسن موہن رائے صدر آسام لیجسلیٹو اسمبلی انتقال کر گئے۔

نئی دہلی ۱۷ فروری۔ بل شاردا ایکٹ کی ترمیم سے متعلق مسودہ قانون کے پیش ہونے کے وقت سناتن دھرمی ہندوؤں نے مرکزی اسمبلی کے باہر مظاہرہ کیا تھا۔ اور حکومت نے انہیں منتشر کر دیا تھا۔ آج حکومت کے اس اقدام پر بحث کرنے کے لئے مسٹر بجوریا نے ایک تحریک التوا پیش کی۔ جو نامنظور ہو گئی۔

عبد الرحمٰن قادیانی پرنٹر و پبلشر نے ضیاء الاسلام پریس قادیان میں چھاپا اور قادیان سے ہی شائع کیا۔ ایڈیٹر غلام نبی